روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 58 ہفتہ 5 ذیقعدہ۔1417ھ 15 امان 1376ہش 15 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی حمایت میں سعی کرنے والا کامیاب ہوتا ہے

یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا۔ ہر ایک امر کی تفسیر وہ خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے۔ وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے۔ اگر کوئی اس امر کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھلانے کو تیار ہیں۔ آج کل توحید اور ہستی الٰہی پر بہت زور آور حملے ہو رہے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 52)

ذکر الٰہی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کے افضال نازل ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

جب جھوٹ بولنے کے لئے اور فساد کے لئے اور دنیا کو دھوکا دینے کے لئے خدا کا نام لیا جائے تو ایک بڑی مکروہ حرکت ہے۔ بہت بڑا گناہ ہے لیکن ایسا ہوتا ہے۔ تو ان معنوں میں (خدا تعالیٰ کو) یاد نہیں کرنا جن معنوں میں خدا کا نام لے کر قسمیں کھا کر جھوٹے سودے بیچتے ہوں۔ ان معنوں میں یاد کرنا ہے کہ خدا کو سامنے دیکھنا ہے۔ جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے لکھا ہے اور پھر جو سودے کریں گے وہ ہر سودا سچا ہو گا۔ اس میں کوئی کھوٹ نہیں ہو گی۔ کوئی دھوکا شامل نہیں ہو سکتا۔ تمام دنیا کے تجارتی تعلقات اگر اصلاح پذیر ہو جائیں تو باقی معاملات میں بھی دنیا میں امن آجائے گا کیونکہ اصل انسان کا جو سب سے اعلیٰ مقصد ہے وہ اپنی بقا کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع اکٹھے کرنا ہے۔ اور تجارت اس میں ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صرف ایک نہیں تجارت کی بنیاد تو بہرحال ایگریکلچر پر بھی ہے۔ اس لئے میں بتا رہا ہوں کہ جو دنیا کے تعلقات ہیں ان میں تجارت ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہل چلاتے وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ اور جب دانے پھینک رہے ہوتے ہیں تو اس وقت بھی ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ جب اپنی فصلوں کو اگتی دیکھتے ہیں تو ان کی روئیدگی کو دیکھ کر بھی ان کو خدا یاد آتا ہے۔ جب ان میں کوئی بیماری پڑتی دیکھتے ہیں تب بھی دعائیں کرتے ہیں اور ان کو خدا کے فضلوں کا پانی بھی دیتے ہیں۔ صرف عام پانی نہیں دیتے ان معنوں میں پھر ساری زراعت بھی ذکر الٰہی سے معمور ہو جاتی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے پہلے بھی غالباً بیان کر چکا ہوں۔ ایک دفعہ سندھ میں آپ دورے کے لئے گئے تو بعض بہت اچھے مینجر تھے اور ایسے تجربہ کار، تعلیم یافتہ جن کی فصلیں نمایاں طور پر ان کے علم اور تجربے کی مناسبت سے زیادہ اچھی ہونی چاہئے تھیں مگر ان کے مقابل پر ہمارے مولوی قدرت اللہ صاحب بھی محمود آباد میں مینجر تھے۔ ان کی فصلیں دیکھیں تو لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب اور جو دوسری فصلیں تھیں ارد گرد زمینداروں کی نہ وہ مقابلہ کر رہی تھیں نہ دوسرے مینجروں کے نیچے پلنے والی فصلیں، تو حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے تعجب سے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ نے کیا ترکیب کی ہے۔ آپ تو مولوی کہلاتے ہیں آپ کو تو کوئی اتنا بڑا زراعت کا تجربہ بھی نہیں، آپ کی اچھی ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ لوگوں کی آپ سے کم تر ہیں۔ انہوں نے کہا صرف ایک بات ہے کہ میں نے ہر ایک کھیت کے کونے پر نفل پڑھے ہیں۔ ایک ایک کھیت پہ دعائیں کی ہیں اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا۔ اس کو کہتے ہیں ذکر الٰہی۔ وہ تجارت میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ کھیتی میں بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور مولوی منشی عبداللہ صاحب جو مولوی عبداللہ صاحب کہلاتے تھے ان کا ذکر الٰہی دعوت الی اللہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ دن رات دعوت الی اللہ کرتے تھے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ) بتایا کرتے تھے کہ جب وہ کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تھے تو کسی کو بلا لیتے تھے کہ بھئی یہ کتاب تھوڑی سی پڑھ کر سنا دو۔ میں تو ہل چلا رہا ہوں تو تم یہ پڑھو۔ اور کبھی کسی ہل چلاتے ہوئے کے پاس چلے جایا کرتے تھے اور اس کو کہتے کہ تمہیں پڑھنا لکھنا آتا ہے۔ میں تمہارا ہل چلاتا ہوں تم یہ کتاب پکڑ لو اور یہ مجھے سناؤ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کوئی تازہ تحریر یا "الحکم" کی کوئی عبارت ان کو دے دیا کرتے تھے اور اس طرح اللہ کے فضل سے ان کو بڑے پھل لگے ہیں ہر سال 100 بیعتوں کا وعدہ کروایا اور تادم آخر اس پر قائم رہے اور ضرور وعدہ پورا کر دیا کرتے تھے۔

(از خطبہ 25۔مارچ 1994ء)

فہرست جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 28 فروری 1997ء بروز جمعہ بیت الفضل لندن میں درج ذیل جنازہ غائب پڑھائے۔

(1) حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ
(2) مکرمہ سلیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف احمدی صاحب (والدہ مکرم منیر الاسلام یوسف صاحب مربی انڈونیشیا)
(3) مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی (واقف زندگی) ربوہ
(4) مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق خادم بیت مبارک ربوہ
(5) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب
(6) مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ بنت خواص خاں صاحب آف پشاور
(7) مکرمہ ڈاکٹر رضیہ صاحبہ اہلیہ مکرم میجر ولید منہاس صاحب ہمشیرہ نسبتی کیپٹن سجاد صاحب۔

ولادت

○ مکرم ظہور احمد شمس صاحب مقیم آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم جنوری 1997ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام طاہر احمد شمس عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نثار احمد صاحب دارالبرکات ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب (آسٹریلیا) کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے دعا کی خواست ہے۔

نکاح

○ مکرم ناصر احمد صاحب محمود متعلم جامعہ احمدیہ ابن مکرم رشید احمد صاحب طارق ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ نازیہ خلیل صاحبہ بنت مکرم شیخ خلیل احمد صاحب ساکن دارالعلوم غربی حلقہ صادق بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مورخ احمدیت) نے بیت المبارک ربوہ میں بعد ظہر مورخہ 13 فروری 1997ء کو پڑھا۔ مکرم ناصر احمد صاحب محمود مکرم مظفر احمد صاحب خالد مربی سلسلہ گیمبیا اور مکرم طارق احمد رشید مربی سلسلہ فجی کے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سابق بالخیرات بنناچاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

15- امان 1376 ھش 15 - مارچ 1997ء

عملی دعا اور عملی التجا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ (فجر سے قبل کی عبادت) میں اٹھو۔ دعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا۔ اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہو گی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔

بر کریما کارہا دشوار نیست۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے۔ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے خدا کا ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہو گی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہو گی۔ لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہو گی۔"

اس ارشاد میں خاص طور پر توجہ طلب 'عملی طور سے دعا' اور 'عملی طور سے التجا' کے الفاظ ہیں۔ دعا تو انسان کرتا ہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر 'دعا' دعا کہلانے کی مستحق نہیں۔ جب تک دل سے بات نہ نکلے اور جب تک اضطرار نہ پیدا ہو دعا کو عملی دعا اور عملی التجا نہیں کہا جا سکتا اور جیسا کہ حضرت صاحب نے یہاں فرمایا ہے ضرورت اسی بات کی ہے کہ انسان کی دعا عملی طور سے دعا ہو اور اس کی التجا عملی طور پر التجا ہو۔ اگرچہ دعا تو ہر وقت کی جا سکتی ہے کوئی ایسا وقت نہیں جس کے متعلق کہا جائے کہ یہ دعا کا وقت نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دعا کے بعض اوقات زیادہ مناسب ہوتے ہیں۔ مثلاً اس ارشاد میں حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ فجر سے قبل کی عبادت میں اٹھو اور دعا کرو۔ وقت اور ماحول انسان پر خاصا اثر کرتے ہیں۔ فجر سے قبل کا وقت تنہائی کا وقت ہوتا ہے اور انسان بہتر طریق پر سوچ سمجھ کر فیصلے کر سکتا ہے۔ اپنی زندگی کے متعلق جو اس وقت فیصلے کئے جاتے ہیں اور جن کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے وہ زیادہ موثر ثابت ہوتے ہیں۔ تمام خیالات کو اپنے دل سے الگ کر کے اس وقت انسان صرف اور صرف اپنی کمزوری اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر غور کرے تو وہ اپنے دل کو نہایت آسانی سے اور موثر طریق پر درست کر سکتا ہے۔ اور جب وہ اس وقت اپنی کمزوریوں کو چھوڑنے کی دعا کرے گا تو یقیناً اس کا ارادہ عزم مصمم بن جائے گا۔ اس وقت وہ اپنے قول اور فعل کو ہم آہنگ کرنے کے لئے بھی دعا کرے گا۔ اور دعا کی خاص قبولیت کا وقت ہونے کی وجہ سے اسے یہ باتیں حاصل ہو جائیں گی۔

اسی ارشاد میں حضرت صاحب نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ بعض لوگ دعا پر اس لئے زور نہیں دیتے اور دعا کی قبولیت کے اوقات کی اس لئے پرواہ نہیں کرتے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگی ٹھیک ٹھاک ہے۔ اس سے بڑھ کر انہوں نے کیا حاصل کرنا ہے۔ خاص طور پر یہ بات تو نہیں کہ وہ ولی بننا چاہتے ہیں۔ گویا کہ یہ سوچ کر کہ انہیں ولی نہیں بننا۔ یا ولی بننے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ دعا کی قبولیت کے خاص اوقات میں وہ اٹھیں' دعائیں کریں' دل کو درست کریں' کمزوریوں کو چھوڑیں' اور اپنے قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنائیں۔ حضرت صاحب ایسے لوگوں کے اس خیال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے حقیقتاً خدا تعالیٰ کے ولی بننے کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انسان ہمیشہ اپنے سے زیادہ طاقت ور شخص کا دوست بننا چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ تو سب سے زیادہ طاقت ور ہے۔ سب سے زیادہ قدرتیں رکھتا ہے۔ سب سے زیادہ انسان کے کام آسکتا ہے۔ پھر وہ اس کا ولی کیوں نہ بننا چاہے۔ اور ولی بننا کوئی مشکل بھی تو نہیں ہے۔ سب سے پہلی اور سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ وہ سیدھی راہ پر چلے۔ اگر وہ سیدھی راہ پر چلے گا تو جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ بھی اس کی طرف آئے گا۔ بلکہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر انسان چل کر اس کی طرف جائے۔ تو خدا دوڑ کر انسان کی طرف آتا ہے۔ پس ولی بننا تو کوئی مشکل نہیں لیکن اپنے آپ کو سیدھے راستے پر چلانا اس کی پہلی اور سب سے بڑی شرط ہے۔ اور جب انسان سیدھے راستے پر چل پڑتا ہے اور خدا بھی اس کی طرف آنے لگتا ہے تو دونوں کا آپس میں حقیقی ملاپ ہو جاتا ہے۔ اسی ملاپ کا نام ہے خدا تعالیٰ کا ولی بننا۔ کون چاہے گا اس سے خدا تعالیٰ کا ملاپ ہو۔ لیکن جو شخص یہ کہتا ہے کہ اسے کون سا ولی بننا ہے وہ اس ملاپ کی پرواہ نہیں کرتا یا اس ملاپ کی اہمیت کو نہیں جانتا۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم ولی بننے کے متعلق یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ یہ دراصل خدا تعالیٰ سے ملاپ حاصل کرنے والی بات ہے اور خدا تعالیٰ سے ملاپ انسان کی زندگی کو سیدھے راستے پر چلنے سے ہوتا ہے۔

پس اس سارے ارشاد کے مطابق ہماری دعاؤں کو عملی دعائیں بن جانا چاہئے ہماری التجاؤں کو عملی التجائیں بن جانا چاہئے اور ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ سیدھے راستے پر چلتے ہوئے ہمارا خدا تعالیٰ سے ملاپ ہو جائے۔ اے خدا تو ہمیں ان سب باتوں کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

اپنی امید کی راہوں کو کشادہ رکھنا
پہلے بھی رکھا ہے' اب اور زیادہ رکھنا
یاس کے چھینٹے نہ پڑ جائیں بدن پر اے دوست
سعیٔ مشکور سے شفاف لبادہ رکھنا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

دلت از ہجرِ او کباب شود
چشمت از رفتنش پُر آب شود

تیرا دل اس کے ہجر سے کباب ہو جائے اور اس کے جانے سے تیری آنکھیں آنسو بہانے لگیں

باز چوں آں جمال و آں روئے
شد نصیبِ دو چشم در کوئے

پھر جب وہ حسن اور وہ چہرہ کسی گلی میں تیری آنکھوں کے سامنے آجائے

دست در دامنش زنی بجنوں
کہ ز نادیدنت دلم شد خوں!

تو تو دیوانہ وار اس کا دامن پکڑ کر کہتا ہے کہ تیرے نہ دیکھنے کی وجہ سے میرا دل خون ہو گیا

ایں محبت بذرّۂ امکان!
واز دل افگندۂ خدائے یگان

مخلوقات میں سے ایک ذرّہ کے ساتھ تو ایسی محبت مگر خدائے لاثانی کو تو نے دل سے اتار رکھا ہے

لا ابالی فتادۂ زاں یار
فارغی زاں جمال و زاں گفتار

تو اُس یار سے بالکل بے پرواہو گیا ہے اور اس کے جمال اور گفتار سے بے تعلق

مردگاں را ہمے کشی بکنار
واز دلآرامِ زندۂ بیزار!

مُردوں کو تو گود میں لیتا ہے پر زندہ محبوب سے بیزار ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ انسان دنیوی چیزوں سے محبت کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ سے محبت کرے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کی بھی قدر کرتے ہیں اور اس کا خیال رکھتے ہیں مگر خدا تعالیٰ سے غافل رہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز سے محبت ہوتی ہے تو انسان اس کے پیچھے بھاگتا ہے اور جب وہ اس کے قریب آجاتی ہے اس سے کہتا ہے کہ تجھے جب تک میں حاصل نہیں کر سکا میرا دل خون ہوتا رہا۔ یہ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ انسان محبت میں شدت جذبات کی وجہ سے ایسے ہو جاتا ہے کہ گویا اسے کسی اور چیز کا دھیان بھی نہیں۔ حالانکہ دنیا کی ساری چیزیں فنا ہونے والی ہیں ان میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جس کو ہمیشگی حاصل ہو۔ اور جس میں صحیح طور پر مسلسل اور مستقل زندگی کے آثار پائے جاتے ہوں۔ پھر انسان ایسا کیوں کرے کہ زندہ محبوب یعنی خدا تعالیٰ سے تو پرے رہے لیکن دنیا کی مردہ چیزوں سے محبت کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی زندگی کو راہ راست پر رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ ہی سے محبت کرنی چاہئے۔ باقی چیزوں کی محبت بھی خدا تعالیٰ کے واسطے سے دل میں پیدا ہونی چاہئے۔ لیکن بنیادی طور پر انسان کی محبت کا مرکز خدا تعالیٰ ہونا چاہئے۔ ایسا ہونے سے ہی زندگی کو مفید اور کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

○ ☆ ○ ☆ ○ ☆ ○ ☆ ○

کوشش کرنا انسان کا فرض ہے

اگرچہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے مگر کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔ جیسا کہ (کلام الٰہی) نے صراحت سے حکم دیا ہے کہ (-) انسان جتنی جتنی کوشش کرے گا اسی کے مطابق فیوض سے مستفیض ہو سکے گا۔ اور دوسری جگہ فرمایا جو لوگ خدا میں ہو کر خدا کے پانے کے واسطے تڑپ اور گدازش سے کوشش کرتے ہیں ان کی محنت اور کوشش ضائع نہیں جاتی اور ضرور ان کی راہبری اور ہدایت کی جاتی ہے۔ جو کوئی صدق اور خلوص نیت سے خدا کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی طرف راہ نمائی کے واسطے بڑھتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

بابرکت ایام کے بعد پروگرام ملاقات باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ ہر سوموار اور منگل کو ترجمہ کلام الٰہی کی کلاسز ہوتی ہیں۔ بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کی پرانی کلاسز دکھائی جاتی ہیں۔ جمعہ کو اردو دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوتی ہے۔ ہفتہ کے روز بچوں کی کلاس اور اتوار کے روز انگریزی دان افراد کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس ہوتی ہے۔ حضرت صاحب نے ایک ترمیم پروگرام میں یہ فرمائی ہے کہ منگل کے روز ترجمہ کلام الٰہی کی کلاس کے آخر پر دس پندرہ منٹ ہومیو پیتھی سے متعلق مخصوص فرمائے ہیں تاکہ اگر کسی کا کوئی سوال اس بارہ میں ہو یا دیگر کوئی قابل ذکر بات ہو تو بیان کی جائے۔ اب بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کی نئی کلاسز نہیں ہوتیں۔ ذیل میں گزشتہ ہفتہ کے پروگرام ملاقات کی مختصر ڈائری بغرض ریکارڈ پیش ہے۔

ہفتہ 8۔ فروری 1997ء آج کے دن حضرت صاحب نے بابرکت ایام کے درس میں کلام الٰہی کا درس دیا۔ اور عالم اسلام کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اور آخر میں پرسوز دعا کروائی۔

اتوار 9۔ فروری 1997ء آج عید کا دن تھا۔ حضرت صاحب نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں عید کی نماز اور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بابرکت ایام کی عبادات کو دائمی بنانے، عبادت کی طرف خاص توجہ کرنے اور لقائے الٰہی کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔

سوموار 10۔ فروری 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس کی بجائے 9۔ فروری کا خطبہ عید ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ جس میں حضرت صاحب نے "موتوا قبل ان تموتوا" کے ذریعے وصل ربانی کا راز سمجھایا۔ حضرت صاحب نے الٰہی اشارات کی روشنی میں جماعت کو نیا سال کئی لحاظ سے مبارک ہونے کی خوشخبری سنائی کیونکہ اس میں دوہری سلامتیوں کا نزول ہوا ہے۔ ذکر الٰہی اور امن کے حصار "الدار" میں آجانے کی تلقین فرمائی اور دائمی عبادت پر زور دیا۔

منگل 11۔ فروری 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 175 براڈ کاسٹ کی گئی حضرت صاحب نے فرمایا کہ رزق کریم روحانی اور دنیاوی رزقوں پر اطلاق پاتا ہے۔ مادی رزق کریم وہ ہے جس میں کسی قسم کی حرام کمائی کی ملونی شامل نہ ہو۔ اسی طرح رزق حسن بھی خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شہداء کے سلسلہ میں مادی رزق حسن ان کی پیچھے رہ جانے والی اولاد کو عطا کیا جاتا ہے۔ ہر نیک وبد کے ساتھ نفس کا شیطان لگا ہوا ہے سوائے آنحضرتؐ کے جن کا شیطان مسلمان ہو چکا تھا۔ اسی طرح آپ نے شقاق اور شقی کے معانی میں فرق واضح فرمایا۔

بدھ 12۔ فروری 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 1 جو 23۔ مارچ 1994ء کو منعقد ہوئی تھی ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ سٹوڈیو میں تشریف لاتے ہی حضرت صاحب نے چند اسیران راہ مولا کی رہائی کی نوید سنائی اور فرمایا کہ ہماری دو عیدیں ہو گئی ہیں۔ آج حضرت صاحب کی بھتیجی صاحبزادی عطیہ صاحبہ کا رخصتانہ بھی تھا۔ حضرت صاحب نے مبارکباد دی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھنے کے تصور میں ہمیں متقیوں کا امام بنا کی دعا کی اور اس کے معانی کی مختصر تشریح فرمائی۔

ہومیو پیتھی کلاسز کے سلسلے میں آغاز فرماتے ہوئے حضرت صاحب نے بتایا کہ کس طرح آپ کی دلچسپی اس طریق علاج میں ذاتی شفا کے ساتھ Develope ہوئی اور پھر ہومیو پیتھی کے موجد جرمنی کے ایلو پیتھک ڈاکٹر ہنی من کی سوانح کا ذکر فرمایا۔ اس ڈاکٹر نے ہومیو پیتھک علاج کا آغاز حضرت بانی سلسلہ کی پیدائش کے سال 1835ء میں کیا۔ اور اسے ایک اتفاقی حادثہ نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے اشتہارات میں شائع فرمایا کہ روحانی ذریعے سے بھی مجھے تمام بنی نوع انسان کی شفاء کے راز سمجھائے گئے ہیں۔ اور سلفر اور مرکری کی دواؤں کی اہم خصوصیات بھی حضرت صاحب نے شائع فرمائیں جو ہنی من نے بھی چوٹی کی ادویات میں شمار کی ہوئی تھیں۔

جمعرات 13۔ فروری 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 2 جو 24۔ مارچ کو 1994ء کو ریکارڈ ہوئی تھی ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہنی من کے بعد سائنسی تحقیق نے جسمانی رد عمل کے اس طریق علاج کو درست ثابت کیا۔ آج کے درس میں کئی قسم کی Allergies پر تفصیلی بحث ہوئی اور اسی طرح مختلف پوٹینسیز (Potencies) بھی سمجھائی گئیں۔ اسی طرح سے Memory Theory یعنی یادداشت کی انمٹ چھاپ جو دفاعی نظام پر پڑ جاتی ہے اس کا ذکر بھی فرمایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس دوا کے ایٹم کی لطافت کو روح کا شعور ہی محسوس کر سکتا ہے اس لئے حضرت بانی سلسلہ نے اسے روحانی علم سے موسوم فرمایا۔ کچھ دواؤں کے نام اور ان کے خواص کا بھی ذکر آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی کوئی چٹکلہ نہیں بلکہ ایک سائنس ہے۔ لیکن یہ مدنظر رہے کہ عجز سے کام لیں اور کامیابیوں اور ناکامیوں کو دیانت داری سے بیان کریں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب

ڈاکٹر منور احمد اپنی کتاب "کرم الٰہی" میں لکھتے ہیں

ڈاکٹر قاضی محمد منیر آپ کے والد ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب کی وفات کے بعد ان کی جگہ امرتسر کے امیر جماعت احمدیہ منتخب ہوئے اور تقسیم ہند 1947ء تک امرتسر کی جماعت کے امیر رہے۔ ماسوائے چند درمیانی سالوں کے جب وہ علالت کی وجہ سے شملہ کے نزدیک دھرم پور سینی ٹوریم میں علاج کے لئے داخل رہے۔

ان کی امارت کے زمانہ میں امرتسر میں جماعت احمدیہ کی مخالفت اپنے عروج پر تھی۔ اور ہر سال سیرت النبیؐ کے جلسے ایک جہاد سے کم نہ ہوتے تھے۔ لیکن مخالفتوں کے باوجود امرتسر میں سیرت النبیؐ کے جلسے باقاعدگی سے ہوتے رہے بلکہ ہر جلسہ کھلی جگہ یعنی گول بازار باغ میں منعقد ہوتا۔ اور ہر سال پہلے سے زیادہ حاضری ہوتی۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں پر حفاظت کے لئے اکثر خدام بھی قادیان سے بلوا لئے جاتے۔ ایک دفعہ ان خدام میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب بھی آئے۔ میاں صاحب کی طالب علمی کی عمر تھی ابھی اپنے لڑکپن میں تھے۔

جلسہ سے ایک دن پہلے ڈھول پر منادی کروائی جاتی تھی اور جماعت ایک خادم سلسلہ کی ڈیوٹی لگاتی کہ اس دفعہ فلاں فلاں نے شہر میں جاکر ڈھول پر منادی کرنی ہے۔ جس دفعہ میاں صاحب قادیان سے آئے ہوئے تھے اس دفعہ جب ایک خادم ڈھنڈورا دینے گیا تو مخالفین نے اسے خوب زدوکوب کیا۔ ڈھول پھاڑ دیا اور کپڑے تار تار کر دئے وہ بیچارہ جب اس حالت میں واپس پہنچا تو میاں صاحب کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب اب ڈھول مجھے دیں میں ڈھنڈورا دے کر آتا ہوں دیکھوں گا مجھے کون مارتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب ہنس پڑے اور میاں صاحب کا کندھا تھپک کر کہا کہ "میاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے بہت بڑے ضروری کام لینے ہیں۔ آپ ڈھنڈورے کی فکر نہ کریں"۔ امرتسر کے نامی گرامی سیاسی لوگوں میں مولوی ثناء اللہ امرتسری، عطاءاللہ شاہ بخاری، اور شیخ حسام الدین قابل ذکر ہیں۔ یہ لوگ اپنے مخالفانہ رویے کے باوجود اپنا اور اپنے گھر والوں کا علاج ڈاکٹر صاحب موصوف سے ہی کرواتے۔ احباب جماعت دعوت الی اللہ کے سلسلے میں قادیان سے روانہ ہو کر اکثر امرتسر میں قیام کر کے آگے جاتے۔ ڈاکٹر صاحب کا گھر مہمان نوازی کا مرکز تھا۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب عبدالرحیم صاحب نیر، حافظ روشن علی صاحب، عبدالرحیم صاحب درد، مولوی ابراهیم صاحب بقاپوری، مولانا غلام رسول صاحب راجیکی، خان صاحب ذوالفقار علی خان و دیگر علماء دیگر اوقات میں ڈاکٹر صاحب کے گھر ٹھہرتے اور ان کو مہمان نوازی کا شرف بخشتے۔ ان کے بعد مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کا نام قابل ذکر ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث نے جب ابھی طالب علم ہی تھے ڈاکٹر صاحب کے گھر قیام فرما کر مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کی صحت بچپن سے ہی بہت کمزور تھی۔ بلکہ عین جوانی میں شدید علیل ہو گئے۔ اور شملہ کے نزدیک دھرم پور سینی ٹوریم میں داخل ہونا پڑا۔

حضرت امام جماعت الثانی کی ڈاکٹر صاحب سے شفقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی اپنا شملہ کا سفر روک کر راستے میں نہایت مشکل پہاڑ کی چڑھائی چڑھ کر سینی ٹوریم میں ڈاکٹر صاحب کو ملنے گئے یہ سعادت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے۔

چل کے خود جائے مسیحا کسی بیمار کے پاس

امرتسر کا گھر جہاں احباب جماعت اور داعیان الی اللہ سلسلہ کا آنا جاتا رہتا تھا۔ وہاں اپنے خاندان میں بڑا گھر ہونے کی وجہ سے خاندان قاضی فیملی کے افراد کا بھی مرکز تھا۔ اپنی ملازمتوں کے زمانے میں اکثر بڑے بھائی ایسی جگہوں پر تعینات ہوتے جہاں پر ان کے بچوں کی تعلیم کا مناسب انتظام نہ ہوتا چنانچہ بڑے بھائی صاحبان اپنے بچے امرتسر ہی بھیج دیتے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے بھائیوں اور بہنوں کے بچوں کو اپنے پاس رکھ کر پڑھاتے ان کی تعلیم کا انتظام شفقت اور محبت سے کرتے۔ بچوں اور بچیوں کو موقعہ کی مناسبت سکھانے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو تقریب کا رنگ دے کر ان کی تربیت کرتے۔ بہت عرصہ بعد ایک بھتیجے نے آپ کو ایک دفعہ لکھا:۔

"آپ کے اس عاجز پر اس قدر احسان ہیں کہ ان کا شمار کرنا ناممکن ہے ہماری ابتدائی تربیت کے آپ ہی معمار ہیں ہماری زندگی کی عمارت آپ ہی کے دست مبارک سے بامراد ہوئی اور اس عمارت کی بنیادوں میں ایسے مضبوط اور غیر متزلزل پتھر آپ نے چن دئے کہ اب تک زمانہ کے نشیب و فراز کے طوفانوں سے ٹکر لی مگر مبارک ہاتھوں کی مبارک اینٹیں اپنی جگہ سے نہ ہلیں۔ اور یہ عاجز آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ تمام دنیا گھوم پھر کر بھی بے شمار نازک ترین پگ ڈنڈیوں سے گزر ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شیطانی حملوں سے محفوظ رکھا۔ اور میں ہر گلشن میں آپ کی عطا کردہ خوشبو بکھیرتا چلا گیا۔ نہایت عزت کے ساتھ وقار کے ساتھ اور وفاداری کے ساتھ۔

ہم اس وقت بچے تھے۔ جس دھن میں آپ لگا دیتے ہم بدل و جان لگ جاتے۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ آپ اس قدر محنت اور قربانی ہمارے لئے کیوں کرتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ یہ لفظ سمجھ آگیا کہ آپ اپنے فکر اور تدبر سے ہمیں گھما پھرا کر ایک ہی مرکز پر لے آتے اور وہ تھا اللہ تعالیٰ کی پہچان۔

اللہ تعالیٰ سے محبت دین حق اور احمدیت کی پہچان اور احمدیت اور آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بے پناہ عقیدت اور محبت۔ آپ نے ہمیں کیل کانٹے سے ایسا لیس کر دیا تھا کہ جس شعبے میں کام کرنے کا موقعہ ملا وہ نیا محسوس نہ ہوا اور ہم کامیاب ہوتے گئے۔ یہ تمام کریڈٹ کس کو جاتا ہے ہمارے محسن کو اور وہ آپ ہی ہیں۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت میں ہمیں کمال تک پہنچایا۔ اس قدر انعامات اور احسانات کی بارش ہم پر برسائی کہ ہم سرسبز و شاداب ہو گئے ہمارا اپنا اپنا رنگ پکڑ گیا۔ تمام پھول اور کلیاں مہک اٹھیں۔ اور وہ عمارت جس کو جناب نے اپنے ہاتھوں استوار کیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بھی معمور ہے"۔

تقسیم ہند کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے میو ہسپتال چوک کے نزدیک ریلوے روڈ پر اپنا کلینک قائم کیا۔ یہ سارا علاقہ بہت گنجان آباد تھا۔ جہاں متوسط اور غریب طبقہ کے لوگ جو زیادہ تر امرتسر ہی کے تھے تقسیم کے بعد آکر آباد ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہاں تیس سال تک اتنی جاں فشانی اور لگن سے اس علاقہ کے مکینوں کی خدمت کی اور اتنا پیار بانٹا کہ اس علاقہ کے لوگ نسل در نسل اس پیار کو نہیں بھلا سکے۔ ہر شخص اسی گمان میں رہتا کہ شائد صرف اسی سے ہی ڈاکٹر صاحب کو خاص الفت ہے۔ ان کے مریضوں سے حسن سلوک اور شگفتگی کے قصے لوگ اب تک روزانہ بڑے پیار سے دوہراتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اس خلوص کے نتیجہ یہ تھا کہ 1953ء کے فسادات میں ڈاکٹر صاحب کے کلینک کی توڑ پھوڑ کرنے کے لئے لاہور سے باہر کے (چند لوگ) بلانے پڑے۔ کیونکہ محلہ کے لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کے کلینک کو لوٹنے سے انکار کر دیا تھا۔ 1974ء کے ہنگاموں کے دوران بھی جب جلوس ریلوے روڈ سے گزرتا تو محلے کے لوگ کلینک کے سامنے آکر کھڑے ہو جاتے تاکہ جلوس میں کوئی کلینک کو تباہ کرنے کی جرات نہ کرے۔

ڈاکٹر صاحب کلینک کے اوقات سے بھی پہلے کلینک پہنچ جاتے کہ شائد کوئی بہت بیمار اور لاچار ان کا انتظار ہی نہ کر رہا ہو۔ کلینک میں بجائے اس کے کہ مریض خود اٹھ کر ان کے پاس آئیں خود چل کر مریض کے پاس جاتے اور اپنی نہایت کمزور صحت کے باوجود سارا سارا دن کھڑے رہ کر مریضوں کو دیکھتے۔ اور طبیعت میں شگفتگی کا یہ عالم تھا کہ مریضوں کی دلجوئی اس انداز سے کرتے اور کوئی نہ کوئی ایسا فقرہ چست کرتے کہ مریض ہنستا مسکراتا دوائی لے کر واپس جاتا۔ کلینک میں اکثر مریضوں کا ہجوم لگا رہتا تھا اور طبیعت میں چونکہ انکساری بھی بہت تھی اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر زبان پر اکثر آجاتا۔

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پاگیا درگاہ میں بار

ڈاکٹر صاحب نے بمع اپنی بیگم صاحبہ (-) کا شرف 1964ء میں حاصل کیا۔ بحیثیت ڈاکٹر اتنی قابلیت اور مقبولیت اللہ تعالیٰ کا زندہ نشان تھی۔

ہمارے ایک عزیز نے ان کی کردار نگاری کچھ ان الفاظ میں کی۔

He achieved remarkable success as aDoctor andan enviable position as a human being

ڈاکٹر صاحب کے ایک پرانے دوست نے الفضل میں لکھا۔

محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ امرتسر کی وفات حسرت آیات پر سخت صدمہ پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب کا گلاب جیسا چہرہ ابھی تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ ہر احمدی دوست اس گمان میں رہتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کو شائد اسی سے زیادہ پیار اور الفت ہے۔ جماعتی کارکنوں کے ساتھ تو ان کا انتہائی مشفقانہ برتاؤ تھا۔ کسی کوتاہی پر مجال نہیں جو ماتھے پر شکن آئے۔ عاجز کو بھی ان کے زیر سایہ کافی عرصہ جماعتی کام کرنے کی بفضل تعالیٰ توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صاحب بہت مخلص نیک دعاگو اور بے نفس بزرگ تھے۔ اپنے حالات زندگی سناتے ہوئے بار بار اور کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکتوں کا تذکرہ کرتے اور پیغام حق پہنچانے کا خاص شوق اور ملکہ رکھتے تھے۔

ہمارے پر از شفقت بھائی منیر

از پروفیسر قاضی محمد اسلم

منیر بھائی شدید محبت کرنے والے 'اخلاص اور وفاداری کے پتلے' اور بڑے ہی باغیرت انسان تھے۔ انہوں نے فرمانبرداری کی سند والد مکرم سے لی جنہوں نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں ان کی خدمت اور استقلال کو دیکھ کر "میرا شیر بہادر" لڑکا کا خطاب دیا۔ محبت کا یہ عالم تھا ہمارے گھر امرتسر کی وہی رونق تھے۔ بھائیوں کی اولاد در اولاد کو امرتسر میں جمع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کا ایسا انتظام کیا جیسے کوئی مستقل سرکاری ادارہ ہوتا ہے۔ بچوں پر محبت بھرا رعب تھا۔ جو آج تک سب کو یاد ہے۔

باغیرت ایسے تھے کہ امرتسر سیرت النبیؐ کے جلسے ہمیشہ ہی مخالفت کی نظر ہو کر درہم برہم ہو جاتے۔ لیکن انہوں نے محلے کی دوستیوں کو قائم و دائم رکھا اور احمدیت کی دعوت کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہ روکا۔ ہر دم یہی خیال رہتا تھا کہ سلسلہ کی عزت قائم ہو۔ جو تحریک ہو کامیاب ہو۔ جو تقریر ہو اچھی ہو۔ جو تصنیف و تالیف ہو معیاری ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی امامت کے 25 کامیاب سالوں پر چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے جوبلی کی تحریک فرمائی۔ اس میں کچھ دوست بنیادی ممبرز کی حیثیت سے شامل تھے۔ ان میں بھائی منیر بھی تھے۔ اور اللہ اللہ کیا شوق تھا انہیں اس تحریک میں شامل ہونے کا اور اسے کامیاب بنانے کا۔ پھر جب حضرت امام جماعت الثانی کی امامت پر پچاس سال گزرنے کو آئے تو کہنا شروع کیا کہ چوہدری صاحب تحریک ہی نہیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ونگ کمانڈر (ر) پروفیسر حمید اے بھٹی
ترجمہ از ڈان کراچی

پروفیسر سلام کی یاد میں

پروفیسر عبدالسلام جو کہ بین المملکتی طور پر معروف سائنس دان اور نوبل لاریئٹ تھے' 21- نومبر 1996ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ اس مضمون کے لکھنے کی اصل غرض یہ نہیں ہے کہ ان کو خراج عقیدت پیش کیا جائے۔ مجھ سے بہت بڑے لوگ یہ کام پہلے ہی ان کی زندگی میں بہت اچھے طریقے سے کرتے چلے آ رہے ہیں اور کئی ان جیسے لوگ ان کی وفات کے بعد بھی کرتے رہیں گے۔

یہ بات تکلیف دہ نہیں ہے کہ ڈاکٹر سلام جیسی شخصیت ہمارے درمیان سے اٹھ گئی ہے اور ہم نے ان کا صحیح اعزاز و اکرام نہیں کیا۔ لیکن اگر ہم نے اس پیغام کی طرف توجہ نہ دی جو کہ ڈاکٹر سلام زور شور سے پچھلی تین دہاکوں سے پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک کو پہنچانے کی کوشش کرتے رہے تھے تو دنیا کے اس حصے میں ایک بہت افسوس ناک صورت حال پیدا ہونے سے اللہ تعالیٰ ہی ہمیں بچا سکتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے وہ سب سے زیادہ موثر اور طاقت ور وکیل تھے۔ انسانیت عمومی طور پر ان کی شاندار سائنسی خدمات سے استفادہ کرتی رہے گی۔ تاہم ان کی سب سے بڑی خدمت وہ جدوجہد تھی جو انہوں نے پاکستان اور تیسری دنیا کے لئے کی۔ ترقی پذیر ملکوں میں سائنس' ٹیکنالوجی' تحقیق' اور عمومی ترقی کی افسوس ناک حالت پر وہ اکثر اپنے لیکچروں اور اپنی تحریروں میں افسوس کا اظہار کیا کرتے تھے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کے پہلے دور' اور اسی طرح یورپ' جاپان' چین اور ایشیائی ٹائیگرز کے مختلف زمانوں میں معروض وجود میں آنے اور عظمت حاصل کرنے کی وجہ محض ان کی سائنس اور ٹیکنالوجی میں ترقی تھی۔ کبھی کبھی وہ ایک تاریخی حقیقت بیان کیا کرتے تھے کہ ماڈرن ترقی کے اکثر پہلے مراکز صرف یہودیوں کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے سلسلے میں انتھک کوششوں کے مرہون منت تھے۔ جنگ عظیم دوئم سے پہلے یہودیوں کی آبادی کا ارتکاز جرمنی' مشرقی یورپ اور روس میں تھا۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد وہ مغربی یورپ اور امریکہ کی طرف چلے گئے اور اپنے ساتھ جاتے ہوئے سائنس اور ٹیکنالوجی کا تمام مواد لے گئے۔ انہوں نے ان علاقوں میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور ان علاقوں کو دنیا کے سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور امیر ترین ممالک بنا دیا۔

سائنس کی تعلیم کے لئے یہودی قوم کے انتہائی لگن کے سلسلے میں ڈاکٹر سلام نے ایک دفعہ لاہور میں 50 کے دہاکے کے نصف میں ایک لیکچر دیتے ہوئے چند واقعات بیان کئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب وہ پہلی مرتبہ ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شریک ہوئے تو انہوں نے اپنے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک ساتھی سائنس دان کا مذہبی اور نسلی پس منظر معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اس ساتھی نے بتایا کہ وہ یہودی النسل ہے۔ اسی طرح ایک دوسری بین الاقوامی کانفرنس میں انہوں نے اپنے بائیں طرف بیٹھے ہوئے سائنس دان کی شناخت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ یہ جان کر حیران ہوئے کہ وہ بھی ایک یہودی تھا۔ اور جب وہ اپنی تیسری بین الاقوامی کانفرنس میں شریک ہوئے تو انہوں نے پھر اپنے سامنے بیٹھنے والے سائنس دان کے سامنے وہی نازک سوال پیش کیا گو (یہ بات محض ایک اعلیٰ مقصد کے لئے تھی) تو ان کی حیرانی کی حد نہ رہی جب ڈاکٹر سلام کو پھر پتہ چلا کہ وہ بھی یہودی النسل تھا۔ اس معاملہ میں ڈاکٹر سلام نے اپنے سامعین کو بتایا کہ بڑی بڑی اعلیٰ پایہ کانفرنسوں میں اس بات کے معلوم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی کہ شامل ہونے والوں کے مذہبی یا نسلی پس منظر کیا ہیں۔ کیونکہ یہ پہلے سے ہی سب کو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بہت زیادہ تعداد یہودیوں پر مشتمل ہو گی۔

ان واقعات کو بیان کرنے سے ڈاکٹر سلام کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے سامعین میں سے دانش ور طبقہ کے دل میں پاکستان اور مسلم دنیا میں سائنسی تعلیم کا کلچر پیدا کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایسا کر لینے کے بعد ہی ان کے باعزت بقاء ترقی اور خوشحالی کی کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر سلام کی موت سے پاکستان کی بیوروکریسی اب اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگے گی کیونکہ اب یہ وفات یافتہ انسان اس کے چھوٹے چھوٹے گھٹیا مفادات کے لئے خطرہ نہیں بن سکے گا۔ لیکن اس کا اپنا فائدہ اس میں ہے کہ وہ اس وفات یافتہ لیکن عظیم انسان کا پیغام اسی کے ساتھ دفن نہ ہونے دے۔ لیکن اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہ سارا ملک اور تمام تیسری دنیا ایک حد نظر تک پھیلا ہوا قبرستان کا منظر پیش کرے گی۔ اور یہ اسی صورت میں ہو گا اگر جہالت کے خلاف جنگ نہ لڑی گئی۔

اس سے پہلے پاکستان میں آنے والی حکومتوں' سیاست دانوں اور بیوروکریسی نے نہ تو ان کے پیغام کو اور نہ ہی ان کی اعلیٰ شخصیت کو مناسب عزت دی۔ ڈاکٹر سلام جیسی اعلیٰ پایہ کی شخصیات شہرت یا پبلٹی کی کوئی پرواہ نہیں کیا کرتیں۔ وہ دنیاوی جاہ و جلال اور عزت سے بالا ہوتے ہیں۔ تاہم جس چیز نے ان کو سب سے زیادہ غمگین کیا وہ یہ نہ تھی کہ انہیں اپنے وطن میں نظرانداز کیا گیا بلکہ وہ یہ تھی کہ فروغ تعلیم سائنس اور ٹیکنالوجی کے سلسلے میں جو پیغام وہ مسلسل تیس سال دیتے رہے اس کو درخور اعتنا نہ سمجھا گیا۔ ان کے عالمی پیغام کو پرے پھینک دینے سے ہمارا ملک اس سائنسی روشنی سے محروم ہو جائے گا جو کہ انہوں نے اپنے پیغام میں دکھانے کی کوشش کی تھی۔ اور جس کی ہمارے ملک کو اکیسویں صدی میں داخل ہونے کے لئے ازحد ضرورت ہے۔ سلام کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ ان کی موت کا کسی کو پتہ لگا یا نہیں ان کی موت پر کوئی نوحہ غم پڑھا گیا۔ یا نہیں۔ اور ان کی موت پر قوم نے کوئی سوگ منایا یا نہیں۔

لیکن اگر پاکستانیوں نے اس پیغام کو جو ڈاکٹر سلام تمام عمر سائنس اور ٹیکنالوجی کے متعلق دیتے رہے نہ سنا اور اس کی افادیت پر غور و فکر نہ کیا اور اس کو یاد رکھنے کی کوشش نہ کی تو ان کی زندگیوں میں بہت فرق ڈالنے کا موجب بن جائے گی۔

اپنے اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں ایک سچے پاکستانی ہونے کے ناطے پاکستان کے صدر اور وزیراعظم' آئندہ آنے والی حکومتوں' سیاست دانوں' بیوروکریسی' دانش وروں' میڈیا' اور پاکستان کے بزرگ لوگوں سے انتہائی سنجیدگی سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ سائنس کے اس عظیم پیغام کو جو ڈاکٹر سلام نے دیا ہے حقیقت میں بدلنے کی کوشش کریں۔ اس طرح کرنے سے وہ پاکستان کو طاقت ور اور ترقی یافتہ بنائیں گے اور دنیا کے ملکوں کی برادری میں ایک قابل احترام جگہ دلانے کا موجب ہوں گے۔

○○○

○

تعلقات تو ہیں اس سے گو کشیدہ سہی
وہ ملتفت نہ سہی آہوئے رمیدہ سہی
تری خوشی ہے تو ہم یوں ہی آبدیدہ سہی
متاعِ درد- متاعِ دلِ تپیدہ سہی
بہار آنے پہ کیا کیا کِھلیں گے گل دیکھیں
نہالِ شوق سرِ گلستاں بریدہ سہی
حریمِ ناز میں دھومیں مچا گیا کیا کیا
وہ حرفِ شوق جو محفل میں ناشنیدہ سہی
یہی بہت ہے کہ ہم موردِ عتاب تو ہیں
نظر فسردہ سہی پیرہن دریدہ سہی
شکستِ دل کی خبر ہو گئی زمانے کو
شکستِ دل کی صدا حرفِ ناشنیدہ سہی
کہیں تو ٹھہرے گا آخر ہجومِ نکہتِ گل
بھری بہار میں بُوئے چمن رمیدہ سہی
دہک رہے ہیں دلوں میں کدورتوں کے الاؤ
جہاں کے لب پہ تیرے فیض کا قصیدہ سہی
شعاعِ مہرِ مبیں سے میں ناامید نہیں
فضائے صبحِ چمن لاکھ شب گزیدہ سہی
وہ پھُول ہیں مرے دامن میں جو چمن میں نہیں
حریمِ ناز میں ہر چند نارسیدہ سہی

عبدالرشید شیدا

(ماہنامہ تحریک جدید فروری 1979ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکی کانگرس کی قرار داد

امریکی کانگرس کے دو ارکان نے امریکی ایوان نمائندگان میں ایک قرار داد پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سکھ قوم کو اپنے وطن بھارتی پنجاب میں حق خود ارادی استعمال کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ امریکی ارکان کانگرس گیری کانڈ ڈ اور ڈینا اور ابیکر نے اپنی قرار داد میں مزید کہا ہے کہ آزادی کے سوال پر بھارتی پنجاب میں بین الاقوامی نگرانی میں رائے شماری ہونی چاہئے تاکہ سکھ قوم آزادانہ اور منصفانہ ووٹنگ کے ذریعے اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کر سکے۔ یہ قرار داد امریکی نائب صدر الگور کی جانب سے خالصتان کونسل واشنگٹن کے چیئرمین ڈاکٹر گرمیت سنگھ اولکھ کو لکھے گئے ایک خط پر حالیہ تنازعہ پیدا ہونے کے بعد پیش کی گئی ہے۔ جس میں انہوں نے بھارتی پنجاب میں جاری تنازعہ پر تشویش ظاہر کی تھی۔

بھارت کا ایک اور بڑا صوبہ یعنی کشمیر عرصہ 50 سال سے یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ اس کو حق خود ارادی دیا جائے اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق یہاں رائے شماری کروا کے اس کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے۔ امریکی کانگرس اور رائے عامہ نے اس کے بارے میں کبھی تشویش کا اظہار نہیں کیا۔ کشمیری عوام چاہتے ہیں کہ ان کو بھی امریکہ کا اسی طرح کا تعاون حاصل ہو تاکہ وہ بھی آزادانہ طور پر اپنے مستقبل کا فیصلہ کر سکیں۔

OOO

جرمنی امریکہ جاسوسی تنازعہ

جاسوسی دشمن ملکوں کے درمیان ہی نہیں ہوتی بلکہ دوست ملکوں کے درمیان بھی ہوتی ہے۔ اس کا اظہار اس طرح ہوا ہے کہ جرمنی نے جاسوسی کے الزام میں امریکہ کے ایک سفارت کار کو ملک سے نکال دیا ہے۔ سفارت کار سی آئی اے کا ایجنٹ بتایا گیا ہے۔ وہ جرمنی کی وزارت اقتصادیات کے ایک سینیئر افسر سے اعلیٰ ٹیکنالوجی کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا تھا۔ جرمنی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر ایسا واقعہ دوبارہ ہوا تو اس سے نمٹنے کے لئے دوسرے طریقے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ بون میں امریکی سفارت خانے نے سردست کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا۔

تاہم عموماً جب ایسے واقعات پیش آتے ہیں تو دوسرا ملک بھی جوابی طور پر مخالف ملک کے کسی سفارت کار کو ملک چھوڑنے کی ہدایت کر دیتا ہے اور اس پر بھی ویسا ہی الزام لگاتا ہے جیسا کہ خود اس پر لگایا گیا تھا۔

OOO

پیرو کے باغیوں سے مذاکرات

پیرو کے دارالحکومت لیما میں 72 افراد کو یرغمال بنانے والے باغیوں کے ساتھ پیرو کی حکومت اپنا سخت رویہ ختم کر کے مذاکرات پر آمادہ ہوئی تھی تو یہ امید پیدا ہوئی تھی کہ شاید یرغمالیوں کا مسئلہ پرامن طور پر حل ہو جائے لیکن ایسا نہیں ہوا اور پیرو کے باغیوں اور حکومت کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ پیرو کے باغیوں کا سربراہ ان مذاکرات کو پھر سے شروع کر دینے پر راضی ہو گیا ہے۔

چند ہفتے قبل لیما میں جاپانی سفیر کی رہائش گاہ پر ایک تقریب کے دوران باغی چھاپہ ماروں نے حملہ کر کے قریباً 400۔ افراد کو یرغمال بنا لیا تھا اور مطالبہ کیا تھا کہ ان کے ساتھیوں کو جیل سے رہا کر دیا جائے۔ یرغمالیوں کی تعداد تو اب کم ہو کر 72 ہو چکی ہے۔ لیکن ان کی رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ پیرو کے حکام باغیوں کے مطالبات ماننے کے سلسلے میں کسی لچک کا مظاہرہ نہیں کر رہے۔ اس صورت میں یرغمالیوں کو رہا کرانے کا ایک ہی ذریعہ رہ جاتا ہے کہ طاقت کا استعمال کیا جائے لیکن جاپانی سفارت خانہ اور حکومت طاقت کے استعمال کے مخالف ہیں کیونکہ اس سے یرغمالیوں کی جانوں کو خطرہ ہے۔ مذاکرات کا دوسرا مرحلہ کامیاب ہونے کی صورت میں یرغمالیوں کا بحران شاید حل ہو سکے سردست امن پسندانہ حل کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا۔

OOO

امریکی کانگرس کے چھ ارکان کا مسئلہ

امریکی تحقیقات ادارے ایف بی آئی (فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن نے امریکی قانون ساز ادارے کانگرس کے چھ ارکان کو خبردار کیا ہے چین نے ان کی انتخابی مہم کے دوران انہیں غیر قانونی طور پر رقوم فراہم کی تھیں۔

وائس آف امریکہ نے امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے حوالے سے بتایا ہے کہ چین نے پیسے کے بل بوتے پر اثر رسوخ حاصل کرنے کے لئے گزشتہ سال عطیہ دینے والے ایشیائیوں کے ذریعے رقم دی تھی۔

OOO

البانیہ میں باغیوں کی کامیابیاں

البانیہ کی حکومت نے باغیوں کے لئے عام معافی کی جو پیشکش کی تھی اس کی میعاد گزشتہ روز پوری ہو گئی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس کے ساتھ ساتھ ایک نگران حکومت قائم کرنے کے لئے مذاکرات جاری ہیں۔ یہ مذاکرات طول پکڑ رہے ہیں۔ اور ان میں تناؤ پیدا ہو رہا ہے۔

ادھر مزید علاقہ باغیوں نے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ باغیوں نے گزشتہ روز ایک چھاؤنی پر قبضے کر کے اسلحہ لوٹ لیا۔ باغی رہنما جنرل گوشیا نے جیرو کا شہر کے باشندوں سے کہا ہے کہ حکومت ایک اور جوابی حملہ شروع کر دے گی۔ اس لئے عوام ضروری اشیاء اکٹھی کر لیں اس شہر میں باغیوں نے بیرکوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ صدر برشیا نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو عام معافی کا ایک اعلان منظور کر لینا چاہئے جس کا اطلاق ان تمام افراد پر ہو گا۔ جو سرمایہ کاری کی پر فریب سکیموں کے دیوالیہ ہونے کے واقعات میں ملوث رہے ہیں۔

باغیوں نے صدر کی اس پیشکش کو ناکافی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ایک نگران اور غیر جانبدار حکومت بنائی جائے اور صدر مستعفی ہو جائیں کیونکہ وہ الیکشن میں دھاندلی کروا سکتے ہیں۔

OOO

اخبارات میں سے

گزشتہ دنوں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے شعبہ فتاویٰ نے اس بات کی تائید کی ہے کہ بھائی اور بہن کی آپس میں شادی ہو سکتی ہے در آں حالیکہ ان میں سے ایک غیر قانونی طور پر پیدا ہوا ہو۔ اب الازہر یونیورسٹی کے شعبہ فتاویٰ نے کہا ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والی یہ خبر قطعی طور پر غلط ہے کیونکہ الازہر کا شعبہ فتاویٰ اس بات کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا کہ بہن اور بھائی کی شادی ہو سکے چاہے ان میں سے ایک غیر قانونی پیدائش رکھنے والا ہو۔ شعبہ فتاویٰ نے کہا ہے کہ اگرچہ اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا ہے لیکن یہ خبر سراسر غلط ہے۔ الازہر کسی صورت میں بھی کوئی ایسا فتویٰ شائع نہیں کرتا جو قرآن مجید اور سنت کے خلاف ہو یا جسے آرتھوڈکس Orthodox مسالک کے لوگ نہ مانتے ہوں۔ یا دلائل سے اسے پیش نہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں الازہر نے علماء سے اور مذہبی دانش وروں سے اور اخبارات سے اپیل کی ہے کہ الازہر کی طرف کسی فتویٰ کو منسوب کرنے سے قبل انہیں چاہئے کہ وہ بلاواسطہ الازہر سے رابطہ پیدا کر کے اس بات کی تصدیق کر لیں کہ کیا واقعی الازہر نے یہ فتویٰ شائع کیا ہے یا نہیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ غلط سلط باتیں الازہر کی طرف منسوب کر دی جائیں جو درحقیقت اسلام سے حاصل کردہ صحیح علم کے خلاف ہیں۔

OOO

امریکہ میں طبی خدمات سرانجام دینے والے ایک پاکستانی ڈاکٹر نے گزشتہ روز کراچی میں بتایا کہ چھاتی کے کینسر کی جلد تشخیص نہ کر لینے کی وجہ سے 50 فی صد خواتین ہلاک ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر چھاتی کے کینسر کی تشخیص بروقت ہو جائے تو ایسی دوائیں موجود ہیں جن سے علاج کر کے شفایابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ عام طور پر ڈاکٹروں کے اس رجحان کو انہوں نے غلط بتایا کہ چھاتی کے کینسر سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے سرجری کے ساتھ چھاتی ہی کو کاٹ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر حال میں سرجری کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور آغاز میں تو خاص طور پر دوائیں ہی استعمال کرنی چاہئیں کیونکہ اب ایسی دوائیں آسانی سے میسر ہیں جو کینسر کے آغاز میں اس کے علاج کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ انہوں نے خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں چاہئے کہ وہ اپنا خیال رکھیں اور باقاعدگی کے ساتھ چیک اپ کرواتی رہیں۔ خاص طور پر پچاس سال سے زیادہ عمر کی عورتوں کو تو ایسا ضرور کرنا چاہئے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

کرتے ہم اپنا چندہ کیسے سنبھالے رکھیں۔ آخر تحریک کا انتظار نہ کرتے ہوئے بیس ہزار روپے از خود خزانے میں جمع کرا دیئے جب چوہدری صاحب نے بالآخر تحریک کی تو انہوں نے بھائی منیر کو کہلا بھیجا ڈاکٹر صاحب چندہ کیونکہ آپ کا دیا ہوا چندہ تحریک کے باہر تھا۔ ان کی بات کو رکھنے کے لئے ان کو اور چندہ دے دیا۔

اپنے خاندان یعنی خاص فیملی کی ترقی اور تربیت کے لئے ان کی خدمات قابل رشک ہیں۔ اللہ کرے ہر خاندان میں ایسا فرد پیدا ہو۔ مجھ خاکسار کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔ علمی گفتگو کا شوق تھا۔ اور کسی بحث میں جلد ہار نہ مانتے تھے۔ طبیعت میں مزاح پاکیزہ' ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملنا اور ہر ایک کو صحیح مشورہ سے نوازنا۔ مکتب ہی سے تلاوت کلام الٰہی کا شوق تھا۔ صبح کی عبادت کے بعد ان کی تلاوت کی آواز سنائی دینے لگتی۔

ہمارے نانا بھی صبح بیدار ہو جاتے تو ان سے جگہ جگہ تلفظ کی تصحیح کراتے جاتے۔ آخر یہ شوق مطالعہ معیاری علم کلام الٰہی پر منتج ہوا جو ان کی گفتگو میں طبعی طریق سے ابلتا پڑتا۔ گھر میں عبادت باجماعت کو قائم کیا۔

میڈیکل پریکٹس کے دوران اس وسیع علاقہ کے باسیوں کے ساتھ نہایت دوستانہ تعلقات تھے۔ جنہیں کبھی آنچ نہ آئی۔ نوجوانوں کے کیرئیر میں بہت دلچسپی لیتے۔ چنانچہ ان کی ہردل عزیزی چھوٹے بڑوں سب میں تھی۔ ان کے سوگ میں جماعت کے دوست اور غیر از جماعت یکساں شامل رہے۔ اپنی نصابی تعلیم میں کمی' سینی ٹوریم میں اپنی بیماری کے دوران رہائش' فوج میں سروس کے حالات' نہایت دلچسپ پیرایہ میں سناتے۔ خدا کے فضل کو یاد کرتے۔ بیان ایسا جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نگہت محمود بنت پروفیسر محمود احمد
کوٹلی آزاد کشمیر

تصور احمد ابن پروفیسر محمود احمد
کوٹلی آزاد کشمیر

لقمان بشیر ابن بشیر احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

میمونہ نعیم بنت نعیم عالم
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

مبشر احمد ابن منور احمد کوٹری حیدر آباد

نعیم اسلم ابن محمد اسلم کنور گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

سدرہ بنت مقبول احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

فریحہ محمود بنت محمود احمد
قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

مباہل احمد ابن نصیر احمد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

تصور احمد ابن منور احمد کاہلوں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

حامد ناصر ابن ناصر احمد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

محمد ادریس ابن محمد بوٹا
گھنوکے ججہ

مسلم احمد ابن نبی احمد باجوہ
گھنوکے ججہ

نعمان احمد ابن ریاض احمد
گھنوکے ججہ

امتہ الحی بنت ماسٹر نصیر احمد گھنوکے ججہ

میں دعوت بھی جاری رہتی مزاح بھی رہتا۔ ان تمام واقعات میں خدا تعالیٰ کے تعلق، اس تعلق کی شکر گزاری اور لطف کے جذبات آئینہ دار ہوتے۔

ان کے اکلوتے لڑکے ڈاکٹر منور نے جب نصرت جہاں سکیم کے ماتحت وقف کرنے کا ارادہ کیا تو سب کی توجہ بھائی منیر صاحب کی طرف، کہ اس بڑھاپے کے عالم میں وہ کیا کہتے ہیں۔ لیکن بھائی صاحب نے ذرا توقف نہ کیا اور بخوشی اجازت دی۔ ڈاکٹر منور نے تین سال خوب خدمت کی اور نام پیدا کیا۔ پیچھے بھائی صاحب اکیلے ہی کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو ان کے کردار اور ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔"

OOO

بقیہ صفحہ 3

بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات پروگرام میں ذیل کے سوال کئے گئے۔

O درس کے دوران ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ صرف تفریح کے لئے جانوروں کا شکار کرنا ظلم ہے۔ اس پر تبصرہ!

O مصطفیٰ اتاترک نے لاطینی رسم الخط کو رواج دیا۔ جو اس کے حق میں ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ عربی رسم الخط سے زیادہ آسان ہے۔ سوال یہ ہے کہ کلام الٰہی تو وحی الٰہی ہے۔ کیا رسم الخط کا بھی وحی الٰہی سے کوئی تعلق ہے؟

O پاکستان میں الیکشن میں مسلم لیگ کی جیت ہوئی ہے۔ آپ انہیں کچھ نصیحت فرمائیں!

O حضرت صاحب نے تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا کہ سیاست دانوں کے مفاد اور ہیں اور الیکشن کے دوران ہونے والی کئی چالاکیوں کا ذکر کیا

O کیا ضروری ہے کہ شوال کے چھ روزے عید کے فوراً بعد ہی رکھے جائیں یا پہلے اگر کوئی فرضی روزے چھوٹ گئے ہوں تو انہیں پورا کیا جائے۔

O کیا قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہو سکے گا؟

O کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں الیکشن میں مولویوں کی شکست مباہلہ کی وجہ سے ہے؟

حضرت صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا یہ شکست اس ذلت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے جو ان کے مقدر میں ہے!

O اگر کوئی Left Handed ہو تو کیا اسے مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سیدھے ہاتھ کا استعمال عام کرے؟

حضرت صاحب نے فرمایا اچھی باتوں میں دائیں ہاتھ کے استعمال کی ہی عادت ڈالے۔

O مسلمان مرد کو اہل کتاب کی خواتین سے شادی کی اجازت ہے لیکن مسلمان عورت کو اہل کتاب مرد سے شادی کی اجازت کس لئے نہیں؟
(الفضل انٹرنیشنل لندن 28- فروری 1997ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ سندھ میں ایم کیو ایم کے 7 اور مسلم لیگ کے 4 وزراء سمیت 16 رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔ حلف برداری کی تقریب گورنر ہاؤس کراچی کے لان میں منعقد ہوئی۔ گورنر کمال اظفر نے وزراء سے حلف لیا۔ کابینہ کے 8 وزراء شہری اور 8 دیہی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزراء میں غلام مصطفیٰ جتوئی کا ایک بیٹا اور پیر صاحب پگاڑا کے دو بیٹے شامل ہیں۔

○ قانون اور انصاف کے لئے وزیر اعظم کے مشیر خالد انور نے کہا ہے حکومت نے پریس اینڈ پبلیکیشنز آرڈی ننس کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بارے میں ایک نیا قانون قومی اسمبلی سے منظور کروایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 70 سے زیادہ آرڈی ننس پیپلزپارٹی کے گناہوں کا بوجھ ہیں۔ یہ دوبارہ جاری نہیں ہونگے پیپلزپارٹی کے رہنماؤں کو آرڈی ننسوں کے اجراء پر تنقید زیب نہیں دیتی ان کا پورا دور انہیں پر چلتا رہا۔

○ وفاقی وزیر پٹرولیم چوہدری نثار نے کہا ہے کہ بجٹ میں بجلی کی قیمتیں کم سے کم بڑھائیں گے۔ بجٹ تک نرخوں میں اضافہ نہیں ہوگا۔ سب کو پتہ ہے کہ بجلی ہماری ضرورت سے زائد ہے نجانے بے نظیر نے کیوں بجلی کے نئے معاہدے کرلئے۔ بلوں میں شامل سرچارج ختم نہیں کئے جاسکتے۔

○ امریکہ کی خاتون نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کو چاہئے کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر اپنا طرز عمل تبدیل کرے انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو مذاکرات کے ذریعے کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کیا جانا چاہئے۔ اور کشمیری عوام کے مفادات کو بھی حل کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے دونوں ملکوں سے یہ بھی کہا کہ وہ اپنے میزائیلوں اور ایٹمی پروگراموں کو معطل کریں اور مزید جوہری ہتھیاروں کے تجربات سے احتراز کریں اور میزائل نصب کرنے کا سلسلہ بھی بند کریں کیونکہ اس سے کشیدگی بڑھے گی انہوں نے دونوں ملکوں کے درمیان سفارتی سطح پر مذاکرات کے آغاز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ انہیں امید ہے کہ اس سے اعلیٰ سطح کی بات چیت شروع ہوسکے گی۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے پاکستان پیپلزپارٹی سندھ اور بلوچستان کے ارکان کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرا سیاست اور ملک چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ میرا جینا مرنا پاکستان میں ہے میں پاکستان کے عوام کو تنہا کبھی نہیں چھوڑوں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ "الیکشن دھاندلی" کے ذریعے پیپلزپارٹی کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی اکثریت جعلی ہے۔ یہ کیسی اکثریت ہے کہ وہ ایک گورنر تک اپنی مرضی سے مقرر نہیں کرسکتے۔ پاکستان پیپلزپارٹی نے چاروں صوبوں میں اپنے گورنر مقرر کئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ 1990ء کی طرح 1997ء کے الیکشن کی دھاندلیوں کے ثبوت از خود منظر عام پر آئیں گے۔ صوبہ سرحد کے نگران وزیر اعلیٰ کی طرح پنجاب کے گورنر نے بھی دھاندلیوں کی تصدیق کردی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے بھارتی وزیر خارجہ اندر کمال گجرال کے حوالہ سے بتایا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے وزرائے اعظم کی ملاقات سارک سربراہ کانفرنس کے موقعہ پر مالدیپ میں ہوگی۔ یہ کانفرنس مئی کے مہینہ میں ہورہی ہے۔ جبکہ دونوں ممالک کے خارجہ سیکرٹری اسی مہینے میں نئی دہلی میں ملیں گے۔ اور اس کے بعد دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ آئندہ ماہ لاہور میں گفت و شنید کریں گے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ یہ ملاقاتیں مغربی ممالک کے دونوں ملکوں پر اس سلسلے میں زور دینے کا نتیجہ ہیں۔ گجرال نے کہا کہ ان تمام ملاقاتوں کے ایجنڈے کے متعلق وہ کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ ایسا کرنے سے مذاکرات پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔

○ سینٹ کے انتخابات مکمل ہونے پر مسلم لیگ نے صدر مملکت کے مواخذے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مطلوبہ اکثریت حاصل کرلی ہے۔ لیکن سینٹ میں چھوٹے گروپوں کی حمایت کے بغیر حکمران جماعت آئینی ترمیم نہیں کرسکے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ سینٹ میں قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے بیرسٹر اعتزاز احسن چوہدری کو اپنی نشست آصف علی زرداری کے لئے خالی کرنا پڑے گی جنہیں پیپلز پارٹی ایوان بالا میں قائد حزب اختلاف بنانا چاہتی ہے۔

○ ایران نے اسلامی برادری پر زور دیا ہے کہ وہ امریکہ کی اسرائیل نواز پالیسی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

○ بھارت میں ایک کروڑ چالیس لاکھ شہری ٹی بی کا شکار ہوگئے ہیں۔ بھارتی وزارت صحت کی رپورٹ کے مطابق ماحولیاتی آلودگی اور ایڈز کے پھیلاؤ کے باعث مریضوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

○ کیوبا کے صدر فیڈل کاسترو نے کیوبا کے سفیروں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ انسانیت کا سب سے طاقتور دشمن ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کے 65 سو مکانات عالمی دباؤ کے باوجود ضرور تعمیر کئے جائیں گے۔ وہ اس منصوبہ سے کسی صورت میں دست بردار نہیں ہوں گے اور اگلے ہفتہ تعمیرات کا کام شروع کردیا جائے گا۔

○ بھارت کے صوبہ اڑیسہ میں قحط سے 300 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

○ ایران میں آبروریزی کے 5 ملزموں کو پھانسی دے دی گئی ہے۔

○ امریکی سفیر نے جنرل اسمبلی کے ورکنگ گروپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سلامتی کونسل کے مستقل ارکان میں اضافہ کرنا ضروری ہے تو جرمنی اور جاپان کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانا چاہئے تاہم امریکی سفیر نے کہا کہ سلامتی کونسل کے موجودہ پانچ مستقل رکن ممالک یعنی برطانیہ۔ چین۔ فرانس۔ روس اور امریکہ کو ویٹو کے استعمال کا جو حق حاصل ہے یہ حق متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ اگر سلامتی کونسل کے غیر مستقل ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا تو امریکہ اس کی مخالفت کرے گا۔

○ بوسنیا میں سربوں کے زیر قبضہ علاقے کے ایک گاؤں پر سربوں نے حملہ کرکے مسلمانوں کے متعدد مکانات تباہ کردیئے اور مسلمانوں کے متعدد زیر تعمیر مکانات کو آگ لگادی۔

○ البانیہ کے باغی 14 شہروں پر قابض ہوچکے ہیں۔ انہوں نے سرکاری اسلحہ بھی لوٹ لیا ہے۔

○ پاکستان کا پارلیمانی وفد جو وزیر اعظم کی قرض اتارو سکیم کے سلسلے میں دبئی کا دورہ کررہا ہے اسے بعض چبھتے ہوئے سوالات کا سامنا کرنا پڑا۔ بی بی سی کے مطابق پارلیمانی وفد کے سربراہ رکن قومی اسمبلی اعجاز الحق سے پوچھا گیا کہ احتسابی عمل غیر مؤثر کیوں ہوگیا ہے۔ ایسے اور دیگر سوالوں سے بدمزگی پیدا ہوئی۔ اس تشویش کا بھی اظہار کیا گیا کہ دبئی میں قونصلیٹ کے پاس لاکھوں درہم کا فلاحی فنڈ موجود ہے جو کہ کسی استعمال میں نہیں لایا جاتا۔ اسے کیوں نہ قرض اتارو سکیم میں دے دیا جائے۔ اعجاز الحق ان تمام سوالوں کا کوئی واضح جواب نہ دے سکے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر غفور احمد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو۔ الطاف حسین اور خواجہ احمد طارق رحیم کی طرف سے 3 فروری کے انتخابات میں دھاندلی کے الزامات اور انکشافات سے نئی حکومت صدر اور فوج کی ساکھ پر اثر پڑ رہا ہے۔

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

شلوار، کرتہ، پتلون، ٹوپیس، شلوار قمیض واسکٹ
سپیشلسٹ
بوتیک اینڈ ٹیلرز
ریکس سٹی پلازہ 99۔ لوئر گراؤنڈ فلور
گیلریا ٹو ستیانہ روڈ۔ فیصل آباد

ہومیوپیتھک ادویات ـــــــ خصوصی رعائت کے ساتھ

جرمنی سیل بند 10ML	3X-30	200	1000	ایک لاکھ	بائیوکیمک 20 گرام 3X-6X	مدرٹنکچر 20ML
رعائتی قیمت	-/45	-/55	-/75	-/120	-/40	-/85

اس کے علاوہ کھلی پوٹینسی، مدرٹنکچر، بائیوکیمک، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں، ہومیوپیتھک بکس اور کتابیں رعائتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون گھر: 211399
کلینک: 212399

ٹویوٹا کرولا۔ نسان سنی پٹرول اور ڈیزل 2C-1-2C
CD 17-1-N کے جینئین پرزہ جات دستیاب ہیں۔
NISSAN
الرحمٰن آٹوز
146۔ اے شعیب بلال مارکیٹ نزد لاری اڈہ
فون: 761154 فیکس 710016 (فیصل آباد)

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ